سورہ النور کی روشنی میں زنا، حد قذف اور لعان کا تحقیقی جائزہ اور عصری تطبیق

Research review and contemporary application of Zina, Hadqazaf and Laan in the light of Surah Al-Nurki

Habiba Begum
M.Phil. Scholar, Dept. of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan, Pakistan:
habibarahman725@gmail.com

Abstract:
Surah Al-Nur is a surah of the Qur'an whose main theme is the system of chastity and chastity of Islam. In this surah, the rules and laws of adultery, obscenity, immorality, adultery, cursing, etc. are described. It is very important. In this Surah, details are also recorded regarding the incident of Afiq, in which Hazrat Ayesha Siddiqa, may Allah be pleased with her, has described the purity of her life.In this article, the introduction of the Surah, the reason for Tasmiyyah, the descent of glory and the first ten verses of family problems are presented. These include problems such as adultery, Hadiqazf and Laan.The problem of adultery is prevalent in different forms and in different forms, on which the scholars of the Ummah and the common Muslims themselves will have to wake up, otherwise the collective moral standard of the nation will be destroyed. It is a very old and important problem not only to believe but also to pass on hearsay, slander and hearsay without research, Muslims should be careful of these tactics of Satan because it harms the hereafter as well. Also, these things are harmful for the peace and tranquility of the society.
Keywords: Al-Quran, *Sorah Al-Nor, Muslims, Zina, Had di Qazaf, Leaan.*

تمہید

سورہ النور قرآن کی ایسی سورت ہے جس کا مرکزی موضوع اسلام کا نظام عفت و عصمت ہے۔اس سورت میں زنا،فحاشی،بداخلاقی ،حد قذف،لعان وغیرہ کے احکام اور قوانین بیان ہوئے ہیں۔یہ سورت اسلام احکامات و

قوانین کے لحاظ سے بہت ہی اہم ہے۔اس سورت میں واقعہ افک [1] کے حوالے سے بھی تفصیل درج ہے جس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی بیان ہوئی ہے۔

اس مضمون میں سورت کا تعارف، وجہ تسمیہ، شان نزول اور پہلے دس آیات میں وارد عائلی مسائل کا تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ جن میں زنا، حدِ قذف اور لعان جیسے مسائل شامل ہیں۔

سورہ النور کا تعارف، وجہ تسمیہ اور شان نزول

تعارف: نام اور کوائفِ سورت

نام:	النور
مکی / مدنی:	مدنی
ترتیب توقیفی کے اعتبار سے نمبر:	24
ترتیب نزولی کے اعتبار سے نمبر:	102
عددِ پارہ:	18
کل آیات:	64
کل رکوع:	09
کل کلمات:	1316
کل حروف:	25980

وجہ تسمیہ

اس سورت کا نام سورہ النور ہے اور یہ لفظ اس سورت کے آیت نمبر 35 سے ماخوذ ہے۔ یہ آیت درج ذیل ہے:

[1] واقعہ افک کے لئے ملاحظہ کیجئے: **سیر اعلام النبلاء**، ج:02، ص:545

"اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکَاۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ ؕ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ ۙ یَکَادُ زَیْتُہَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ؕ یَہْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ"[3]
"اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے طاق میں چراغ ہو، چراغ شیشے کی قندیل میں ہے، قندیل گویا کہ موتی کی طرح چمکتا ہوا ستارا ہے زیتون کے مبارک درخت سے روشن کیا جاتا ہے نہ مشرق کی طرف ہے اور نہ مغرب کی طرف، اس کا تیل قریب ہے کہ روشن ہو جائے اگرچہ اسے آگ نے نہ چھوا ہو، روشنی پر روشنی ہے، اللہ جسے چاہتا ہے اپنی روشنی کی راہ دکھاتا ہے، اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے، اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔"

دوسری وجہ تفسیر معالم العرفان نے نقل کی ہے جو کہ درج ذیل ہے:

"سورہ النور کی دوسری وجہ تسمیہ ہی ہے کہ اس میں ایسے احکام و قوانین بیان کیے گئے ہیں جن کی وجہ سے اہل ایمان کے دلوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔[4]"

زمانہ نزول

سورہ النور میں افک کا واقعہ بیان ہوا ہے اور یہ واقعہ 6 ہجری میں پیش آیا۔ قبیلہ بنو مصطلق کے لوگ اکثر اسلام دشمن سرگرمیوں میں ملوث رہتے ہیں۔ ان کی یہ سرگرمیاں جب حد سے بڑھ گئیں تو نبی علیہ السلام نے ان کے خلاف اعلانِ جہاد فرمادیا اور مجاہدین کی قیادت خود فرمائی۔ اس سفر میں حضرت عائشہ صدیقہ[5] رضی اللہ عنہا بھی شریکِ سفر تھیں۔ رات کو ایک حادثہ کے پیش نظر قافلے نے ایک مقام پر قیام کیا۔ صبح سویرے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا باہر تشریف لے گئیں تو ان کا ہار گم ہو گیا تھا۔ ہار کی تلاش میں انھیں دیر ہو گئی۔ جب قافلے کی روانگی کا وقت ہوا تو چار آدمیوں نے آپ رضی اللہ عنہا کا خالی ہودہ اُٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا اور قافلہ روانہ ہوا۔ قافلے کے پیچھے دیکھ بھال پر مامور ایک صحابی حضرت صفوان بن معطل[6] رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھ لیا اور اپنے اونٹ پر سوار کر کے قافلے تک پہنچا دیا۔ اس واقعہ پر منافقین نے پروپیگنڈا کیا اور اماں عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمتیں لگائی۔ اس واقعے سے اہلِ ایمان کو بڑی کوفت ہوئی۔ پھر اس واقعے کے ایک ماہ بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت

---

[3] النور:35

[4] مولانا، صوفی عبد الحمید سواتی، **معالم العرفان** (گجرانوالہ: فاروق گنج، مکتبہ دروس القرآن، 2008ء) ج:13، ص:6904

[5] عائشہ بنت ابوبکر نبی علیہ السلام کی زوجہ تھی 58ھ میں فوت ہوئی (شمس الدین محمد بن عثمان الذہبی، **سیر اعلام النبلاء**، (بیروت: داراحیاالتراث العربی، طبع دوم: 1970ء) ج:02، ص:135 5

[6] واقعہ افک میں آپ کا ذکر آیا ہے۔ آپ نے 5ھ کو اسلام قبول کیا تقریباً 59ھ میں فوت ہوئے (**سیر اعلام النبلاء**، ج:02، ص:545) 6

عائشہ رضی اللہ عنہا کی برآت میں اس سورت کی ابتدائی سولہ (16) آیتیں نازل فرمائی۔اس واقعے سے اس سورت کے نزول کا تعین ممکن ہوتا ہے۔[7]

شانِ نزول

سورہ نور کا نزول دراصل واقعہ افک کے سلسلے میں ہوا۔تفسیر ابن کثیر میں اس کا نزول درج ذیل الفاظ میں بیان ہوا ہے:

"منافقین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان باندھا تھا جس پر اللہ کو بسبب قرابت دار رسول ﷺ غیرت آئی اور یہ آیتیں نازل فرمائیں تاکہ رسول اللہ ﷺ کی آبرو پر حرف نہ آئے۔ان بہتان بازوں کی ایک پارٹی تھی۔اس لعنتی کام میں سب سے پیش پیش عبداللہ بن ابی ابن سلول[8] تھا جو منافقوں اگرو گھنٹال تھا۔اس لعنتی نے ایک ایک کے کان میں بنا بنا کر اور مسالہ چڑھا چڑھا کر یہ باتیں خوب گھڑ گھڑ کر پہنچائی تھیں۔یہاں تک کہ بعض مسلمانوں کی زبان بھی کھلنے لگی تھی اور چہ میگوئیاں قریب قریب مہینے بھر تک چلتی ہی رہیں یہاں تک کہ قرآن کی یہ آیتیں نازل ہوئیں۔[9]"

تفسیر کمالین نے ان آیات کا شانِ نذول کچھ یوں بیان کیا ہے۔

"یہ آیتیں حضرت عائشہ کی برات میں نازل ہوئی ہیں۔جب منافقین نے ان پر زنا کی تہمت لگائی اور کچھ بھولے بھالے مسلمان بھی ان میں شریک ہوگئے۔تقریباً ایک ماہ تک یہ افواہیں اُڑتی رہیں لیکن اس دوران اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ہدایت یا حضرت عائشہ کی برات میں کوئی آیت نازل نہیں ہوئی جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید تکلیف پہنچی اور حضرت عائشہ کی طرف سے بدگمانی بڑھتی گئی۔دوسری طرف جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو واقعہ کی تفصیل معلوم ہوئی تو وہ بہت رنجیدہ ہوئیں اور بہت بڑے صدمے میں مبتلا ہو گئیں۔جس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور حضرت عائشہ کی برات کی گئی۔[10]"

---

[7] مولانا، صوفی عبدالحمید سواتی، **ذخیرۃ الجنان** (گجرانوالہ: فاروق گنج، مکتبہ دروس القرآن، 2008ء) ج:13، ص:690/6917

منافقین کا سردار اعلیٰ تھا اور 9ھ میں فوت ہوا۔(سیر اعلام النبلاء، ض:03، ص:428)8

[8] حافظ عماد الدین ابو الفداء، اسماعیل بن عمر بن کثیر الدمشقی، **تفسیر ابنِ کثیر** مترجم مولانا محمد علی جونا گڑھی (لاہور: غزنی سٹریٹ، 9 مکتبہ اسلامیہ، 2009ء) ج:03، ص:597

[9] علامیہ جلال الدین محلی و علامیہ جلال الدین سیوطی، **تفسیر کمالین اردو شرح تفسیر جلالین** مترجم مولانا محمد نعیم دیوبندی 10 (کراچی، جناح روڈ، دار الاشاعت، 2008ء) ج:03، ص:265

[10] ایضاً

سورہ النور کی پہلی دو آیتوں میں زنا کے متعلق ایک قانون کو بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی مرد یا عورت سے زنا کا ارتکاب ہوتا ہے تو ان کو پچاس (50) درے لگاؤ اور جب یہ سزا دو تو باقی عوام کو اس سزا پر گواہ بناؤ اور ان کے لیے کسی بھی ہمدردی کو دل میں جگہ نہ دو۔[11]

المختصر! ان آیات میں زنا کے لیے شرعی حدود اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

زنا

زنا شریعت محمدی ﷺ میں انتہائی مذموم جرم ہے جس کی سزا تمام جرائم سے زیادہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ زنا ایک ایسا جرم ہے جو براہ راست عائلی زندگی پر اس کے اثرات پڑتے ہیں۔ اسی سے گھروں کے گھر اور خاندانوں کے خاندان تباہ ہو جاتے ہیں۔ اکثر اوقات زنا نسب پر بھی اثر انداز ہوتا ہے کیونکہ جب کوئی شادی شدہ عورت زنا کرتی ہے تو اس کا نسب محفوظ نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں اس جرم کی سزا بھی بڑی مقرر کی گئی ہے۔

لغوی معنیٰ: لغت میں زنا کے لیے الرقی علی الشی آیا ہے جس کا مطلب ہے کسی چیز پر پیش رفت کرنا۔[12]

اصطلاحی تعریف: ہدایہ میں ہے "وطی الرجل المراة فی القبل فی غیر الملک و شبهة الملک[13]" یعنی کوئی مرد اس شرط کے ساتھ کسی عورت کی شرمگاہ میں دخول کرے کہ ملکیت یا ملکیت کا شبہ نہ ہو۔

زنا کی تعریف درج ذیل الفاظ کے ساتھ بھی کی گئی ہے:

" وطی مکلف طائع مشتهاة حالا او ماضیا فی القبل بلا شبهة ملک فی دار الاسلام[14]"

"دارالسلام میں مکلف آدمی جو جبور نہ ہو صاحب شہوت خاتون کی شرمگاہ میں وطی کرے اور اسے ملکیت کا شبہ نہ ہو۔"

علمائے کرام نے اس پر مزید روشنی ان الفاظ کے ساتھ ڈالی ہے:

---

[11] النور:02:2411

[12] زین الدین محمد بن تاج العارفین، **التوفیق علیٰ مہمات التعاریف** (قاہرہ: عالم الکتب، 1410ھ) ج:01، ص:17812

[13] علی بن ابی بکر الرغینانی، **الہدایہ فی شرح بدایۃ المبتدی** (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1410ھ) ج:02، ص:34413

[14] ابن ہمام محمد بن عبد الواحد، **فتح القدیر** (بیروت: دار الفکر، 1420ھ) ج:05، ص:24714

"زنا کا مطلب یہ ہے کہ کسی خاتون / عورت سے بغیر شرعی کے وطی کرنا۔[15]"

"زنا کا لغت میں معنی ہے کسی چیز پر چڑھنا۔ شرعی اصطلاح میں زنا کا مطلب یہ ہے کہ کسی ایسی شہوت انگیز اندام نہانی میں آلہ تناسل کو داخل کرنا جس کے حرام ہونے میں کسی قسم کا کوئی شک نہ ہو۔[16]"

اسلام میں زنا کی سزا

زنا ایک ایسا کام ہے جس کی برائی ہر مذہب میں ہوئی ہے۔ اسلام میں زنا ایک بڑا جرم ہے اسی وجہ سے اس کی سزا خود اللہتعالیٰ نے مقرر فرمائی ہے۔ اصطلاحِ شریعت میں ایسی سزاؤں کو حدود کہتے ہیں جن سزا اللہ تعالیٰ خود مقرر کرتا ہے۔[17]

حدِ زنا کی سزاؤں کی دو قسمیں ہیں:

غیر محصن کی سزا

اسلام میں غیر محصن یعنی غیر شادی شدہ کی سزا اس کو سو(100) کوڑے مارنا ہے۔

"الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ"[18]

"زناکار عورت اور زناکار مرد دونوں میں سے ہر ایک کو سو درے مارو۔"

محصن کی سزا

محصن یعنی شادی شدہ زانی مرد و عورت کی سزا اہل سنت والجماعت کے نزدیک یہ ہے کہ ان دونوں کو سنگسار کر دیا جائے۔ اس حوالے سے احادیث درج ذیل ہے:

"فان اعترفت فارجمهما"[19]

---

[15] امام راغب اصفہانی، **مفردات القرآن** (کراچی: قدیمی کتب خانہ، 2010ء) ج:01، ص:28115

[16] محمد بن عبد محمد الزبیدی، **تاج العروس** (مصر: المطبعۃ الخیریہ، 1306ھ) ج:10، ص:16516

[17] علی بن محمد بن علی الجرجانی، **کتاب التعریفات** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1403ھ) ج:01، ص:8317

[18] النور:02:2418

[19] امام بخاری، **صحیح البخاری**، حدیث نمبر:682719

"اگر وہ عورت زنا کا اقرار کر لے تو اس کو رجم کر دو۔"

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے:

"اذهبوا به فارجموه"[20]

"اس کو لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔"

یہودیوں کے سنگسار کے متعلق روایت ہے:

"ان النبی ﷺ رجم یهودین"[21]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو (زانی) یہودیوں کو سنگسار کیا ہے۔"

اس سلسلے میں ایک اور حدیث موجود ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شادی شدہ اور غیر شادی شدہ افراد کے لیے الگ الگ سزائیں ہیں:

"عن عبادة بن الصامت ، قال: كان نبي الله صلى الله عليه وسلم إذا انزل عليه كرب لذلك، وتربد له وجهه، قال: فانزل عليه ذات يوم، فلقي كذلك فلما سري عنه، قال: خذوا عني فقد جعل الله لهن سبيلا الثيب بالثيب، والبكر بالبكر الثيب جلد مائة ثم رجم بالحجارة، والبكر جلد مائة ثم نفي سنة[22]"

"سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اترتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سختی معلوم ہوتی۔ اور چہرہ مبارک پر مٹی کا رنگ آ جاتا۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی سختی معلوم ہوئی جب وحی موقوف ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سیکھ لو مجھ سے، اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے راستہ کر دیا اگر «ثیب» «ثیب» سے زنا کرے اور « بکر » « بکر » سے تو «ثیب» کو سو کوڑے لگا کر سنگسار کریں گے۔ اور « بکر » کو سو کوڑے لگا کر وطن سے باہر کر دیں گے ایک سال تک۔"

اسی طرح سورہ نور کی ایک آیت مبارکہ میں زانی کے نکاح کے متعلق واضح فرمان ہے:

---

[20] امام بخاری، **صحیح البخاری**، حدیث نمبر:6825

[21] محمد بن یزید ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ**، حدیث نمبر:2556

[22] مسلم بن حجاج نیشاپوری، **صحیح مسلم**، حدیث نمبر:3033

"الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ"[23]

"زانی مرد نکاح کرتا ہے تو زناکار یا مشرک عورت ہی سے نکاح کرتا ہے، اور زناکار عورت سے نکاح کرتا ہے تو وہی مرد جو خود زانی ہو، یا مشرک ہو، اور یہ بات مومنوں کے لیے حرام کر دی گئی ہے۔"

یہ آیت بھی زنا سے متعلق ہے۔اس آیت میں زانی مرد اور زانیہ عورت سے نکاح کے حکم کو بیان کیا گیا ہے کہ زنا ایک ایسی بری چیز ہے کہ مومنوں کو روکا گیا ہے کہ آپ زانی لوگوں سے نکاح نہ کریں۔اس حوالے سے مفتی محمد شفیع صاحبؒ[24] نے لکھا ہے:

"زنا ایک ایسی گندی چیز ہے کہ اس سے انسان کی طبیعت کا مزاج ہی بگڑ جاتا ہے۔اس کی رغبت بری چیزوں کی طرف ہو جاتی ہے۔ایسے آدمی کی طرف رغبت بھی کسی ایسے خبیث النفس کی ہو سکتی ہے جس کا اخلاقی مزاج بگڑ چکا ہو۔چنانچہ زانی اپنے زانی اور راغب الزنا ہونے کی حیثیت سے نکاح بھی کسی کے ساتھ نہیں کرتا بجز زانیہ یا مشرکہ عورت کے۔اسی طرح زانیہ کے ساتھ بھی اس کے زانیہ اور راغب الی الزنا ہونے کی حیثیت سے اور کوئی نکاح نہیں کرتا بجز زانی یا مشرک کے۔اور ایسا نکاح جو زانیہ کے زانیہ ہونے کے ساتھ ہو مسلمانوں پر حرام اور موجب گناہ کیا گیا ہے۔گو صحت و عدم صحت دونوں میں فرق ہو کہ زانیہ بحیثیت زانیہ سے کوئی نکاح کر ہی لے تو گناہ ہونے کے علاوہ باوجود نکاح منعقد اور صحیح ہو جائے گا اور مشرکہ سے نکاح کیا تو ناجائز و گناہ ہونے کے علاوہ وہ نکاح ہی نہیں ہو گا بلکہ باطل ہو گا۔"[25]

افراد جب انفرادی طور پر بے حس اور دین سے دور ہو جائیں، عیاشیوں اور فحاشیوں کو پسند کرنے لگے تب معاشرہ میں اخلاقی طور پر ایک گندہ ماحول بن جاتا ہے۔یہی ماحول پھر آنے والے نسلوں پر انتہائی برا اثر ڈالتا ہے۔افراد میں جب اخلاقی پستگی آ جاتی ہے تو خاندان ٹوٹنے لگتے ہیں۔آج کل ہر وہ چیز

---

[23] النور:02:2423

[24] آپ 1897ء کو دیوبند میں پیدا ہوئے۔حنفی المسلک اور عظیم فقیہ و مفسر تھے۔آپ 1976ء کو فوت ہوئے اور کراچی میں دفن ہیں۔
http://prr.hec.gov.pk/jspui/handle/123456789/19985

[25] مفتی شفیع عثمانی، **معارف القرآن** (کراچی: ادارہ معارف کراچی، 2008ء) ج:06، ص:35025

میسر ہے جس سے معاشرہ اخلاقی طور پر گر رہا ہے قرآن نے مسلمانوں میں فحاشی پھیلانے والوں کے لیے دردناک عذاب دینے کا کہا ہے:

"اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ"[26]

"جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں کے گروہ میں فحش پھیلے وہ دنیا اور آخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہیں، اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

اسی طرح زنا کے بارے میں آیا ہے کہ:

"ولا تقربوا الزنیٰ"[27]

"اور زنا کے پاس بھی نہ پھٹکو۔"

مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے ماحول کا بائیکاٹ کریں اور فحاش قسم کے لوگوں کے لیے اپنے ہاں کوئی گنجائش نہ رکھیں۔

حدِ قذف کے متعلق حکم

ان آیات میں حد قذف کا بیان ہے جس کا تعلق براہِ راست عائلی زندگی ہے۔ روزمرہ زندگی میں ہمارے سامنے ایسے بہت سے واقعات وحادثات رونما ہوتے ہیں جو محض غلط فہمی اور جھوٹی باتوں اور تہمتوں کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اسلام نے چونکہ زنا کی سزا بڑی سخت یعنی موت مقرر کی ہے اس لیے اس حد کو جاری کرنے کے لیے بھی سخت شرائط بیان کیے ہیں۔ ان آیات کی روشنی میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جب کوئی بندہ کسی دوسرے پر زنا کی تہمت لگاتا ہے تو اس کے لیے اس آدمی کے علاوہ مزید چار گواہ بھی ہوں۔ اگر ایسا نہیں تو اس شخص کو اسی (80) کوڑے لگائے جائیں گے۔

"وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ"[28]

---

[26] النور:19:2426

[27] الاسرا:32:1727

[28] النور:04:2428

"اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ لے کر نہ آئیں، تو ان کو اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو، اور وہ خود فاسق ہیں۔"

عصری تطبیق

زنا کا مسئلہ آج کل کے دور میں بہت زیادہ ہوتا ہے۔ علمائے کرام لکھتے ہیں کہ زنا آنکھوں کا بھی ہوتا ہے، کانوں کا بھی اور اسی طرح جو جو اعضا زنا کی طرف راغب کرتے ہیں سب اس میں برابر کے شریک ہیں۔ زنا کی آج کل کے دور میں سب سے بڑا فلیٹ فارم موبائیل فون ہے۔ موبائل فون کو اگر اپنے مطلوبہ (نیک) موصد کے علاوہ دیگر کاموں میں استعمال کیا جائے تو انتہائی خطرناک مسائل سامنے آسکتے ہیں۔ آج کل کے دور میں بہت سے گھرانے اسی فون کی وجہ سے برباد ہو چکے ہیں۔ آج کے جدید دور میں یہ چیز زنا کے لیے دروازے کھول رہی ہے۔ سوشل میڈیا پر ہم آئے روز خبریں آتی ہیں کہ بیوی اپنے آشنا سمیت بھاگ گئی یا قتل ہو گئی تو جب بھی اس قسم کے کیسز کی تحقیقات ہوتی ہیں تو بنیادی طور پر موبائیل فون ہی سامنے آتا ہے اور پھر اسی موبائیل فون ہی ذریعہ سے پولیس مطلوبہ مجرموں تک رسائی حاصل کر لیتی ہے۔ اسی طرح ایک اندازے کے مطابق انٹریٹ میں لاکھوں کی تعداد میں فحش ویب سائیٹ موجود ہے اور یہ فحش دھندہ یا پورنوگرافی دنیا کا سب سے بڑا بزنس بنتا چلا جا رہا ہے۔[29] ان ویب سائیٹس کا دیکھنا حرام اور زناکاری کے زمرے میں آتا ہے اور اسی طرح اس بے ہودہ کاموں کے پیسے بالکل حرام ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ان چیزوں سے بچیں اور موبائیل فون کا استعمال مفید کاموں میں کریں۔

جس طرح زنا ایک انتہائی گھناؤنا جرم ہے، اور اس پر سزا بھی بڑی سخت رکھی گئی ہے، اسی طرح کسی بے گناہ پر زنا کی جھوٹی تہمت لگانے کو بھی نہایت سنگین جرم قرار دیا گیا ہے، اور اس کی سزا اسی کوڑے مقرر کی گئی ہے۔ اس کو اس اصطلاح میں حد قذف کہا جاتا ہے۔ یہ بھی جھوٹی تہمت کی سزا کا ایک حصہ ہے کہ ایسی تہمت لگانے والے کی گواہی کسی بھی مقدمے میں قبول نہیں کی جائے گی۔

حد

حد دراصل اس روکاوٹ کو کہتے ہیں جو دو چیزوں کے درمیان ہو[30]۔ تفسیر روح البیان میں لکھا ہے کہ جب کوئی انسان کوئی جرم یا گناہ کرتا ہے تو اس میں وہ اللہ کی نافرمانی بھی کرتا ہے اور دوسرے انسان کا بھی نقصان کرتا ہے۔ اگر متعلقہ جرم میں دوسرے انسان کے مقابلے میں اللہ کی معصیت اور اس کی نافرمانی کا حصہ زیادہ ہے تو اس پر جو سزا جاری ہوگی اس کو حد کہتے ہیں۔ حد کی جمع حدود ہیں اور وہ چار ہیں: حد زنا، حد قذف، حد خمر، حد سرقہ [31]

---

[29]https://earthweb.com/how-many-porn-sites-are-there/

[30]محمد عبد الرشید نعمانی، **لغات القرآن** (لاہور: مکتبہ حسن سہیل، 2010ء) ج:02، ص:21330

[31]ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی، **روح القرآن** (لاہور: اردو بازار، مکتبہ الحسن، 2012ء) ج:06، ص:3331

قذف

قذف کے لغوی معنی ہیں تیر کو دور پھینکنا۔ اس کے بعد محض پھینکنے کے معنٰی میں مستعمل ہوا جب کہ مجازاً کسی پر عیب لگانے، تہمت زنا لگانے اور گالی دینے سے منسوب کیا جانے لگا۔[32]

اصطلاح میں کسی پر زنا کی تہمت لگائے اور اس پر چار گواہ پیش نہ کر سکے تو اس کے لیے اسی کوڑے دیے جائیں گے اور یہی سزا حد قذف کہلاتی ہے۔[33]

قرآن کریم کا بیان ہے:

"وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ"[34]

"اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ لے کر نہ آئیں، تو ان کو اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو، اور وہ خود فاسق ہیں۔"

تفسیر عثمانی میں یہ مسئلہ یوں بیان ہوا ہے:

"یہ سزا (اسی کوڑے) قازف یعنی تہمت لگانے والے کی ہوئی کہ مقذوف یعنی جس پر تہمت لگائی گئی، کے مطالبہ پر اسی درے لگائے جائیں گے اور آئندہ ہمیشہ کے لیے معاملات میں مردود الشہادت قرار دیا جائے گا حنفیہ کے نزدیک توبہ کے بعد بھی اس کی شہادت معاملات میں قبول نہیں ہو گی۔[35]"

لعان کے متعلق احکامات

ان آیات میں "لعان" کے احکام و قوانین بیان ہوئے ہیں لیکن ان کو ذکر کرنے سے پہلے ان آیات کی شان نزول پر روشنی ڈالنا ضروری ہے جس سے مسائلِ مذکورہ و ماقبل میں مطابقت بھی معلوم ہو جائے گی اور سیاق وسباق سے بھی مطابقت معلوم ہو جائے گی۔

---

[32] محمد عبد الرشید نعمانی، **لغات القرآن** (لاہور: مکتبہ حسن سہیل، 2010ء) ج:02، ص:21332

[33] نفس مصدر 33

[34] النور: 04:2434

[35] علامہ شبیر احمد عثمانی، **تفسیر عثمانی** (کراچی: دارالاشاعت، 2007ء) ج:02، ص:66535

حضرت ہلال بن اُمیہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔اُن کو یہ واقعہ پیش آیا کہ وہ عشاء کے وقت کام سے واپس ہوئے تو اپنی زوجہ کے ساتھ ایک مرد کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ان کی باتیں کانوں سے سنیں مگر صبح تک کوئی قدم نہیں اٹھایا اور جب صبح ہو گئی تو یہ واقعہ آپ ﷺ کی خدمت میں بیان کر دیا۔اب آپ کے پاس مزید گواہ تو اس بات پر نہ تھے اس لیے ہر کوئی یہی سوچ رہا تھا کہ آپ کو کوڑے لگائے جائیں گے۔لیکن آپ نے قسم کھا کر فرمایا کہ میں اپنے دعوے میں سچا ہوں۔یہ گفتگو ابھی جاری ہی تھی کہ یہ آیتیں نازل ہوئیں[36]۔ان آیتوں میں لعان کا قانون بیان ہوا ہے۔

عصری تطبیق

آج کل کے دور میں یہ مسئلہ بڑا عام ہے،لوگ ایک دوسرے پر بے جا الزامات لگا رہے ہیں اور وہی الزامات پر دیگر افراد بلا تحقیق یقین کر لیتے ہیں۔انہی وجوہات کی وجہ سے گھریلیوں زندگی برباد ہو جاتی ہے اور دیگر مسائل بھی جنم لیتے ہیں جن میں مختلف قسم کی ذہنی بیماریاں سر فہرست ہے۔قرآن کریم میں صاف صاف بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو ایسے امور سے دور رہنا چاہیے اور ان سے اعمال کا آخرت میں جواب دینا ہو گا۔

عائلی زندگی میں ایسے بہت سے واقعات رونما ہوتے ہیں جب میاں اپنی بیوی پر الزام لگاتا کہ اس نے زنا کیا یا اس کا چال چلن ٹھیک نہیں اسی طرح بیوی بھی اپنے خاوند پر اس قسم کے الزامات لگاتی رہتی ہیں۔شریعت محمد ﷺ نے میاں بیوی کے درمیان اس طرح کے معاملات میں رہنمائی فرمائی اور یہ قانون سمجھایا کہ اگر کوئی شوہر اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے تو اور اس کے پاس چار گواہ نہ ہوں تو ایسی صورت میں وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم اٹھا کر کہے گا کہ میں اس معاملے میں حق پر ہوں یا سچا ہوں اور پانچوں پر تبہ یہ کہے گا کہ اگر میں (شوہر) جھوٹا ہوں تو مجھ (شوہر) پر اللہ کی لعنت ہو۔اسی طرح اگر عورت اپنے آپ کو پاکدامن سمجھتی ہے تو اسے بھی چار مرتبہ قسم اٹھا کر کہنا ہو گا کہ اس کا شوہر جھوٹا ہے اور پانچوں مرتبہ ایسے کہے گی کہ اگر میرا (بیوی) شوہر سچا ہے تو مجھ (بیوی) پر اللہ کا غضب ہو۔

سورہ النور میں یہ مضمون یوں بیان ہوا ہے:

[36] مفتی شفیع عثمانی، **معارف القرآن** (کراچی: ادارہ معارف کراچی، 2008ء) ج:06، ص:35836

"وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ (6) وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ (7) وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ (8) وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ"[37]

"اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں (ے) اور خود اپنے سوا ان کے پاس کوئی اور گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی شخص کو جو گواہی دینی ہو گی وہ یہ ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر یہ بیان دے کہ وہ (بیوی پر لگائے ہوئے الزام میں) یقینا سچا ہے۔ اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ: اگر میں (اپنے الزام میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ اور عورت سے (زنا کی) سزا دور کرنے کا راستہ یہ ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر یہ گواہی دے کہ اس کا شوہر (اس الزام میں) جھوٹا ہے۔ اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ: اگر وہ سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو۔"

لغوی معنی

مصباح المنیر میں لعان کے متعلق لکھا ہے:

"لعنه لعناً من باب نَفَعَ طرده وابعده او سبه"[38]

"لعن باب نفع سے ہے جس کا مطلب ہے مردود ہونا، دور ہونا اور گالی دینا۔"

اصطلاحی معنی

"وشرعا: (شهادت) اربعة كشود الزنا (مؤكدات بالايمان مقرونة شهادته)بالعن و شهادتها با الغضب"[39]

"شرعاً لعان سے مراد زنا کے گواہوں کی طرح چار شہادات ہیں جو کہ مؤکد ہیں قسم کے ساتھ اور ہوتے ہیں گواہی کے ساتھ۔ مرد کی گواہی میں (لفظ) لعنت ہوتی ہے اور عورت کی گواہی میں (لفظ) غضب ہوتا ہے۔"

عصری تطبیق

---

[37] النور: آیت 06 تا 08[37]

[38] احمد بن محمد حموی، **المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر** (بیروت: المکتبۃ العلمیہ، سن اشاعت نامعلوم) ج:08، ص:28138

[39] ابن عابدین محمد امین شامی، **ردالمختار** (کراچی: ایچ ایم سعید کمپنی، سن اشاعت نامعلوم) ج:03، ص:53039

بدگمانی، تہمت اور کسی کی طرف اس گناہ کو منسوب کرنا جو اس میں سرے سے ہو ہی نہیں، انتہائی مذموم فعل ہے۔ آج کل کے دور میں مسلمان اسی مسائل کا شکار ہیں۔ خصوصاً گھریلوی اور عائلی زندگی میں یہ مسئلہ زور پکڑ رہا ہے۔ بیوی اپنے خاوند پر شکوک و شبہات کرتی نظر آرہی ہے جب کہ خاوند اپنی بیوی پر۔ عالمی رجحانات کی طرح پاکستان میں بھی طلاق کی شرح بتدریج بڑھ رہی ہے۔ پنجاب (پاکستان) میں، 2014 میں خلع کے 16942 مقدمات درج ہوئے، 2016 میں جو بڑھ کر 18،901 واقع ہوئے ہیں۔ کراچی میں 2019 میں 11،143 مقدمات درج کیے گئے، جبکہ 2020 کی پہلی سہ ماہی میں 3،800 مقدمات درج کیے گئے، جون 2020 سے ڈیڑھ سال قبل 2020 مقدمات درج کیے گئے تھے۔ جن میں سے 4،752 کا فیصلہ ہوا اور 2000 خواتین طلاق شدہ ہوئیں جس سے 2100 بچوں کی زندگیاں متاثر ہوئیں۔[40] ان کی وجوہات میں یہی گھریلوں مسائل کے علاوہ میاں بیوی کا اپنے اوپر بدگمانی بھی شامل ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے اوپر بدگمانی اور تہمتیں نہ لگائیں نہ ہی سنی سنائی باتوں پر بے دھڑک یقین کرنا چاہیے۔

خلاصہ کلام و تجاویز و سفارشات

اس مضمون میں سورہ النور کا تعارف، وجہ تسمیہ، شان نزول اور زنا، حدِ قذف اور لعان جیسے مسائل کا تحقیقی جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ حسب استطاعت عصری تطبیق بھی پیش کی گئی ہے۔

زنا کا مسئلہ مختلف صورتوں اور مختلف شکلوں میں رواج پا رہا ہے جس پر علمائے امت اور خود عام مسلمانوں کو بیدار ہونا پڑے گا بصورتِ دیگر قوم کی اجتماعی طور پر اخلاقی معیار تباہ ہو جائے گا۔ اسی طرح معاشرہ میں لوگوں کا ایک دوسرے پر بے جا الزام تراشی، تہمت اور بلا تحقیق سُنی سنائی باتوں پر نہ صرف یقین کرنا بلکہ اسے آگے پہنچانا بھی ایک بہت پرانا اور اہم مسئلہ ہے، مسلمانوں کو چاہیے کہ شیطان کے ان ہتھکنڈوں سے ہوشیار رہیں کیونکہ اس سے آخروی زندگی کو تو نقصان ہے ہی ساتھ ہی ساتھ یہ چیزیں معاشرے کے امن سکون کے لیے بھی مضر ہیں۔

---

[40] https://ur.wikipedia.org/wiki/%D9%BE%D8%A7%DA%A9%D8%B3%D8%AA%D8%A7%D9%86_%D9%85%DB%8C%DA%BA_%D8%B7%D9%84%D8%A7%D9%82